127 REGD No. L. 5254

— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

۲۴ رجادی الثانی ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱

یوم سہ شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ — ۷ ر تبلیغ ۱۳۳۵ ہش — ۷ ر فروری ۱۹۵۶ء — نمبر ۳۲

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ ر فروری - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"کل طبیعت تکان کے باعث خراب ہو گئی تھی۔ اس وقت اچھی ہے"۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

## — اخبار احمدیہ —

ربوہ ۶ ر فروری - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔ (الحمد للہ) احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی سے رپورٹ ملی ہے۔ کہ آہستہ آہستہ طبیعت بحال ہو رہی ہے۔ اور درد وغیرہ کی تکلیف بڑی حد تک دور ہو چکی ہے اور گھبراہٹ میں بھی افاقہ ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

مورخہ ۵ ر فروری کو پروفیسر نصیر احمد خان صاحب نے جو آٹھویں پاکستان سائنس کانفرنس میں تعلیم الاسلام کالج کی نمائندگی کرنے کے لئے ڈھاکہ گئے تھے سائنس سوسائٹی کے زیر انتظام اپنے سفر کے تاثرات بیان کئے۔

# مشرقی پاکستان کے تمام اہم شہروں میں خوراک کا راشن سسٹم جاری کر دیا گیا

## ناجائز منافع اور ذخیرہ اندوزی کے رجحان کو روکنے کیلئے حکومت اس اقدام پر مجبور ہوئی ہے

ڈھاکہ ۶ ر فروری۔ حکومت مشرقی پاکستان نے صوبہ کے اہم شہروں میں خوراک کی راشن بندی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ابتدائی انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ حکومت مشرقی بنگال نے کل شام ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جسمیں راشن بندی کے نفاذ کا اعلان کرتے ہوئے ان وجوہ پر روشنی بھی ڈالی گئی ہے۔ جن کی بناء پر یہ فیصلہ کیا گیا اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ صوبہ کے تاجروں نے غلط اور بے بنیاد افواہیں پھیلا کر ذخیرہ اندوزی کرنے اور ناجائز منافع حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے حکومت اس اقدام پر مجبور ہو گئی ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ خوراک کی صورت حال اطمینان بخش ہے باہر سے مزید اناج منگوانے کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ سردست ڈھاکہ کے علاوہ دو مزید شہروں میں راشن سسٹم جاری کیا جائیگا۔ چنانچہ آبادی کی گنتی اور راشن کارڈ جاری کرنے کا انتظام شروع کر دیا گیا ہے۔ اعلان میں عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ راشن بندی کے نفاذ کے سلسلہ میں حکومت سے پورا تعاون کریں۔ تاکہ ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع حاصل کرنے والے تاجروں کے ارادوں کو ناکام بنایا جا سکے۔

## علاقائی معاہدوں سے بھی امن عالم کے قیام میں مدد مل سکتی ہے

### دہلی میں اقوام متحدہ کے جنرل سکرٹری کا بیان

دہلی ۶ ر فروری۔ اقوام متحدہ کے جنرل سکرٹری مسٹر ہیمرشولڈ نے ایک بیان میں بتایا کہ اگر علاقائی معاہدے اقوام متحدہ کے منشور کے مقاصد کے مطابق ہوں۔ تو ان سے یقیناً امن کے قیام میں مدد مل سکتی ہے۔ آپ نے یہ امر معاہدۂ بغداد سے متعلق ایک سوال کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا

مسٹر ہیمرشولڈ نے اپنے بیان میں مزید کہا میں اقوام متحدہ کی رکنیت کے بارے میں موجودہ قواعد کو تبدیل کرنے کا پُرزور حامی ہوں۔ میرے نزدیک اقوام متحدہ کو عالمگیر رکنیت کا اصول تسلیم کر لینا چاہیئے۔ اس سے اسے دنیا کی وسیع اخلاقی حمایت حاصل ہو جائیگی

## وزیر اعظم فرانس آج الجزائر روانہ ہو رہے ہیں

پیرس ۶ ر فروری - وزیر اعظم فرانس آج الجزائر روانہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے روانگی سے پیشتر ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ میں تین ہفتے وہاں قیام کروں گا۔ اور وہاں کی صورت حال کا خود مشاہدہ کر کے وہیں معاملات کو نپٹانے اور مستقل بنیادوں پر امن قائم کرنے کی کوشش کروں گا۔

## آج کا دن

— ۶ ر فروری ۱۹۵۶ء —

آج کے دن ۱۹۴۸ء میں سلامتی کونسل میں دوبارہ مسئلہ کشمیر پر بحث کا آغاز ہوا تھا۔ اور امریکہ نے کشمیر میں آزادانہ استصواب رائے کے لئے ایک غیر جانبدار ناظم مقرر کرنے کی حمایت کی تھی۔

آج کے دن ۱۹۵۲ء میں جارج ششم شاہ انگلستان انتقال کر گئے تھے۔ اور آج کے دن ہی شہزادی الزبتھ کی غیر موجودگی میں لندن میں ان کے ملکہ انگلستان ہونے کا اعلان کیا گیا تھا۔

آج کے دن ۱۸۹۷ء میں ترکوں اور یونانیوں کے درمیان جنگ کی ابتدائی جھڑپیں شروع ہوئی تھیں۔

## طلوع آفتاب اور غروب آفتاب

لاہور ۶ ر فروری آج صبح چھ بجکر ۵۲ منٹ پر آفتاب طلوع ہوا۔ شام کو ۵ بجکر ۳۴ پر آفتاب غروب ہوگا۔ موسمی محکمہ کی اطلاع کے مطابق مطلع دن بھر صاف رہے گا۔ اور درجہ حرارت میں قدرے اضافہ ہونے کا امکان ہے۔

## مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب بخیریت ہالینڈ پہنچ گئے

ربوہ ۵ ر فروری۔ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ اسلام ہیگ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ

محترم حافظ قدرت اللہ صاحب بخیریت پہنچ گئے ہیں الحمد للہ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم حافظ صاحب کو بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

## درخواست دعا

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم رابع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتی ہیں کہ:۔

میرے منجھلے بھائی عزیزم سید نعیم احمد ۳ ر فروری کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بحری جہاز سے عازم انگلستان ہو گئے ہیں۔ تمام احباب خصوصاً درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ ان کے بخیر و عافیت پہنچنے اور پھر بخیر و عافیت دینی و دنیوی کامیابی کے ساتھ واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔

## "غزل اور جدید تقاضے" کے موضوع پر — مجلس مذاکرہ —

ربوہ مورخہ ۵/۲ کو بروز ہفتہ بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر انتظام ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی گئی۔ موضوع زیر بحث تھا "غزل اور جدید تقاضے" اس میں مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد، مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب۔ مکرم حمایت اللہ صاحب مکرم یحییٰ افضلی صاحب اور مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر نے حصہ لیا۔ بعد ازاں ایک مختصر مشاعرہ بھی ہوا۔ (پرویز پرواززی سکرٹری بزم اردو)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۵۶ء

# خدمتِ اسلام کی امنگ

آج روئے زمین پر کروڑوں کی تعداد میں مسلمان موجود ہیں۔ بڑی بڑی تنظیمیں بھی قائم ہیں۔ لیکن اسلام کو بحیثیت ایک دین کے دنیا بھر میں غالب کر دکھانے کی جدوجہد مفقود ہے۔ ہماری مراد تبلیغ و اشاعت کی اس روح سے ہے۔ جو خلافت راشدہ کے زمانے تک ہر مسلمان کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی تھی۔ یا جو اس کے بعد بھی انفرادی طور پر خاص خاص بندگانِ خدا کی زندگیوں میں اس طرح کارفرما رہی۔ کہ انہوں نے محض ذاتی جذبے اور شوق کے تحت اطراف و جوانبِ عالم میں اسلام کا پیغام پہنچا کر لاکھوں ہی نہیں۔ کروڑوں انسانوں کو حلقہ بگوشِ اسلام بنایا۔ آخر خدمتِ اسلام کی وہ لگن اور وہ امنگ اب کیا ہوئی۔ کہ جس نے ہر مسلمان تاجر کو اسلام کا ایک بیباک مبلغ بنا دیا تھا۔ وہ جس ملک یا علاقے میں بھی جاتا۔ تجارت کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا فریضہ ادا کئے بغیر دم نہ لیتا۔

دراصل خدمتِ اسلام کی یہ امنگ اور یہ جذبہ ایمان علی البصیرت کے سوا پیدا نہیں ہوتا۔ جو ایمان فطرت کی تائید اور باطنی عرفان و ایقان کے نتیجے میں حاصل ہو ایمان علی البصیرت کہلاتا ہے۔ ایسا ایمان نصیب ہو جانے کے بعد انسان نچلا نہیں بیٹھ سکتا۔ وہ ایمان کے مقتضیات کو پورا کرنے کے لئے ہر آن مستعد رہتا اور اس میں کامیابی کو ہی سب سے بڑی سعادت سمجھتا ہے۔ برخلاف اس کے ایسا ایمان جو محض ماحول کے اثر اور کورانہ تقلید کا رہین ہو۔ اس میں قوت عمل کو ابھارنے اور انسان کو قربانی پر آمادہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ ایسا ایمان جیسا کہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے بھی اپنی ایک حالیہ تقریر میں فرمایا ہے۔ ایک تمدنی روایت کا درجہ رکھتا ہے۔ موجودہ بے عملی اور جمود کی اصل وجہ کچھ اسی قسم کی تمدنی روایت ہے۔

قرآن مجید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے متبع کی یہ نشانی بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ ایمان علی البصیرت پر قائم ہوتا ہے۔ اور اسی کے زیر اثر دوسروں کو اسلام کی طرف دعوت دینے کو اپنا منتہائے مقصود سمجھتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ کے مقابلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے کہلوایا:۔

قل ھذہٖ سبیلی ادعوا الی اللّٰہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی۔

اے رسول ان سے کہہ دے۔ یہ میرا راستہ ہے۔ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ کیونکہ میں اور میرے متبعین اس بارے میں پوری بصیرت پر قائم ہیں۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایسا ایمان جس کی بنیاد کامل یقین اور بصیرت پر ہو۔ انسان کو صداقت پھیلانے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں انسان دوسروں تک صداقت کو پہنچائے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ برخلاف اس کے روایتی ایمان جو تمدن کا جزو بن کر رہ جاتا ہے۔ اثر و نفوذ کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں تاکید فرمائی ہے۔ کہ ایمان کے بارے میں انسان کورانہ تقلید پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ غور و فکر سے کام لیکر بصیرت پر اس کی بنیاد رکھے۔ اللہ تعالےٰ نے سورہ بقرہ۔ سورہ یونس اور سورۂ زخرف میں متعدد جگہ اس امر پر روشنی ڈالی ہے۔ کہ جب پہلی امتوں کی طرف رسول آئے۔ تو انہوں نے کہا ہم تو اسی کی پیروی کریں گے۔ جس پر ہم اپنے باپ دادا کو دیکھتے رہے ہیں۔ بدقسمتی سے بالعموم ایسی آیات کو غیر مسلم اقوام کے ساتھ مخصوص سمجھا جاتا ہے۔ کہ جو ابھی اسلام پر ایمان نہیں لائیں۔ اور ان سے خود اپنے لئے کوئی رہنمائی حاصل نہیں کی جاتی۔ حالانکہ ان آیات کی روشنی میں مسلمان والدین پر بدرجہ اولیٰ یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی اولاد کی اس طرح تربیت کریں۔ کہ وہ محض آباء و اجداد کی تقلید کے رنگ میں ایمان نہ لائیں۔ بلکہ پوری بصیرت کے ساتھ ایمان پر قائم ہوں۔ تا وہ دوسروں کو اسلام کی طرف دعوت دے کر نسلاً بعد نسلٍ اسے دنیا میں غالب کر دکھانے کی جدوجہد جاری رکھ سکیں۔ پس اسلام کو دنیا میں ایک ترقی پذیر قوت بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ نئی نسلوں میں ایمان علی البصیرت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اور اس کے تسلسل کو برقرار رکھا جائے۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے۔ کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر اپنے ماننے والوں کو کورانہ تقلید کے چکر سے نکالا۔ اور انہیں اپنی قوت قدسیہ کی بدولت حق الیقین کے مرتبہ پر پہنچا کر خدمت اسلام کی امنگ سے مالا مال کیا۔ تزکیہ نفوس کے اس اہم کام میں خدا تعالیٰ کی یہ مشیت کارفرما تھی۔ کہ مسلمان ایک نئے جوش اور نئے جذبے کے تحت اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور اسے غالب کر دکھانے کی جدوجہد میں مصروف ہو جائیں۔ اور نسلاً بعد نسلٍ خدمتِ اسلام کی امنگ کو زندہ رکھ کر دنیا میں ایسے حالات پیدا کر دیں۔ کہ دنیا میں بجز اسلام کے اور کوئی دین نظر نہ آئے۔ اور دنیا کا ہر متنفس اپنے قلب کی گہرائیوں سے یہ گواہی دے۔ کہ:۔

ان الدین عند اللّٰہ الاسلام

چنانچہ حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین، عین الیقین۔ حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے۔ لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے۔ یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا بدقسمت وہ شخص ہے۔ جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اس آیت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں۔ وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا۔ ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے۔

یہ تو وعدہ اور ادھر یہ دعا ہے۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ سو انسان کو چاہیئے۔ کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے۔ اور تمنا رکھے۔ کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے۔ جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے۔"

پھر اسی بصیرت کے تحت خدمت اسلام کی امنگ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"مجھے افسوس اور رنج اس امر کا ہوتا ہے۔ کہ لوگ مسلمان کہلا کر ناطے بیاہ کے برابر بھی تو اسلام کا فکر نہیں کرتے۔ مجھے اکثر بار پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ کہ عیسائی عورتیں تک مرتے وقت لکھو کھا روپیہ عیسائی دین کی ترویج اور اشاعت کے لئے وصیت کر جاتی ہیں۔ اور ان کا اپنی زندگیوں کو عیسائیت کی اشاعت میں صرف کرنا تو ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ ...... مسلمانوں میں سے کسی ایک کو نہیں دیکھا۔ کہ وہ پچاس روپیہ بھی اشاعتِ اسلام کے لئے وصیت کر مرا ہو۔ ہاں شادیوں اور دنیاوی رسوم پر تو بے حد اسراف ہوتے ہیں۔ اور قرض لے کر بھی دل کھول کر فضول خرچیاں کی جاتی ہیں۔ مگر خرچ کرنے کے لئے نہیں۔ تو صرف اسلام کے لئے نہیں۔ افسوس! افسوس!! اس سے بڑھ کر اور مسلمانوں کی حالت قابلِ رحم کیا ہوگی۔" (ملفوظات)

ایمان علی البصیرت کو از سرِ نو قائم کرنے کے یہ اسی عظیم الشان کارنامہ کا اثر ہے کہ آج روئے زمین پر جماعتِ احمدیہ ہی ایک ایسی دردمند جماعت ہے۔ جو اطراف و جوانبِ عالم میں خدمتِ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ خدمتِ اسلام کی اسی امنگ کو نئی نسلوں میں زندہ رکھنے کے لئے ضروری ہے، کہ ہم اسی ایمان علی البصیرت کو جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہمیں پھر میسر آیا ہے۔ نئی نسلوں میں منتقل کرتے چلے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جسقدر بُعد بڑھ رہا ہے۔ اسی بارے میں اسی قدر ہماری ذمہ داریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دنیا میں اسلام کے غالب آنے کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم اس بات کا پورا اہتمام کریں۔ کہ نئی نسلیں ایمان علی البصیرت سے بہرہ مند ہو کر تبلیغ و اشاعت کے کام کو وسیع سے وسیع تر کرتی چلی جائیں۔ خدا تعالےٰ ہم کو اور ہماری نسلوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

## جلسۂ یوم مصلح موعود

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ر فروری ۱۹۵۶ء کو بروز سوموار اپنی اپنی جگہ پر نہایت ذوق و شوق سے اور پوری تنظیم اور وقار کے ساتھ جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد کریں۔

(ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

## درخواست دعاء

برادرِ عزیز میاں محمد الطاف صاحب فاروقی بوجہ شدید دورہ دمہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ خلوص دل سے عزیز مذکور کی صحت یابی کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار محمد نذیر فاروقی نظارت امور عامہ)

# سیرالیون (مغربی افریقہ) کی احمدیہ جماعتوں کی ساتویں کامیاب سالانہ کانفرنس

## مشاورتی اجلاس میں نیا پریس خریدنے کے علاوہ بعض اور اہم فیصلے

## الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم کی خدمات کا اعتراف

— از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد بتوسط وکالت تبشیر ربوہ —

(۴)

### بعض تجاویز

(۱) مکرم امیر صاحب سیرالیون کی طرف سے جماعت کے سامنے تجویز پیش کی گئی۔ کہ اب چونکہ سکولوں کے اخراجات کلیۃً حکومت برداشت کر رہی ہے۔ اس لئے عیسائی مشنوں کی طرح ہمیں بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور آئندہ سال باجیبو۔ بیلا ہوں۔ ڈنگیا اور یونی بانا وغیرہ میں چار نئے مسلم سکولز کھولنے کے لئے حکومت سے درخواست کرنی چاہیئے۔ چنانچہ یہ تجویز متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

(۲) جماعت کے دوستوں کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھنے کا ایڈریس طلب کیا گیا۔ جس کے لئے تجویز ہوا کہ مرکز تو حضور کا ایڈریس سائیکلو سٹائل کر کے ہر جماعت کو ارسال کرے۔ تا جماعتیں حضور سے براہ راست خط وکتابت کر کے آپ کی دعاؤں سے مستفیض ہو سکیں۔

اس کے بعد کھانے اور نماز ظہر و عصر کے لئے اجلاس ملتوی ہوا۔

### مشاورتی اجلاس

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد آخری مشاورتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ نے ادا فرمائے۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کی۔ جس کے بعد جماعت کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی۔ کہ بو مشن ہاؤس سے ملحقہ علاقہ میں ایک مکان تعمیر کیا جائے۔ جو مہمان خانہ کے کام آ سکے۔ اس تجویز پر بحث وتمحیص کے بعد فیصلہ ہوا کہ جماعت کا ہر ممبر اس تحریک میں ایک ایک پونڈ ادا کرے اور حاصل شدہ رقم سے مکان تیار کیا جائے۔

### اخبار افریقن کریسنٹ اور نئے پریس کی تحریک

مکرم ماسٹر خلیل احمد صاحب اختر نے پریس کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا جاتا۔ قومی یا ملی ترقی میں پریس و اخبار کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ جس کے بغیر نہ تو اپنی آواز کو غیروں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی جماعت کے ممبران کی صحیح تعلیم و تربیت ہو سکتی ہے۔ سو جس طرح دشمنان اسلام اس ذریعہ سے فائدہ اٹھا کر اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اس طرح ہمیں بھی اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

گو اس وقت ہمارے پاس ایک پریس موجود ہے۔ مگر وہ اتنا چھوٹا ہے کہ وہ ہمارے اخبار کو باقاعدہ طور پر اور عمدہ رنگ میں جاری نہیں رکھ سکتا۔

اس وقت ہم ایک اخبار افریقن کریسنٹ کے نام سے جاری کر چکے ہیں۔ جو عوام وخواص میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ مگر مناسب پریس نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ لہٰذا احباب اس پر غور فرمائیں۔ اور نیا پریس خریدنے کے لئے چندہ پیش کریں۔ جس سے نہ صرف ہمیں تبلیغی طور پر فائدہ حاصل ہو سکے گا بلکہ مشن کے لئے مالی لحاظ سے بھی وہ کافی مفید ثابت ہوگا۔ اس سلسلہ میں جماعت نے ۵۰۰ پونڈ جمع کرنے کا فیصلہ کیا۔

مکرم اختر صاحب کے بعد ہمارے شامی بھائی سید امین خلیل صاحب نے بھی پریس کی خریداری کی طرف توجہ دلائی۔ اور وعدہ کی۔ کہ اگر جماعت آٹھ سو پونڈ تک رقم اکٹھی کر دے۔ تو وہ اس سلسلہ میں ۳۰۰ پونڈ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جس رقم میں سے نہ صرف پریس کی مشین خریدی جائے گی بلکہ مجوزہ مکان بھی تعمیر ہو سکے گا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

نیز آپ نے اپنی تقریر میں الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آپ کی اہلیہ محترمہ اور بچوں کے لئے کچھ رقم "تحفہ" پیش کرنے کے لئے جماعت سے اپیل کی۔ جس پر اکیس پونڈ ۹ شلنگ کی رقم اسی وقت اکٹھی ہو گئی۔

### نومبائعین

اس سال کانفرنس کے موقعہ پر چار افراد بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ احباب جہاں ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں وہاں مبلغین سیرالیون کو بھی اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو معاف فرمائے۔ اور سیرالیون میں احمدیت کی ترقی کے جلد از جلد سامان بہم پہنچائے نیز بو جماعت کے ممبران کو بھی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ جو دوران کانفرنس میں جذبہ خدمت سے سرشار نظر آتے تھے اور مہمانوں کے آرام اور سکون کے لئے ہر ممکن سعی کو عمل میں لاتے رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

---

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت

## — بہت بڑی دولت ہے —

"اس بات کو اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے دو طرح کی تقسیم کی ہوئی ہے۔ کبھی تو وہ اپنی منوانا چاہتا ہے۔ اور کبھی انسان کی مان لیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا۔ کہ ہمیشہ انسان کی مرضی کے مطابق ہی کام ہوا کریں۔ اگر ایسا سمجھا جائے۔ کہ خدا کی مرضی ہمیشہ انسان کے ارادوں کے موافق ہو۔ تو پھر امتحان کوئی نہ رہا۔ کون چاہتا ہے کہ آرام عیش وعشرت اور ہر طرح کے سکھ سے دکھ میں مبتلا ہو جاؤں۔ جس کے تین چار بیٹے ہوں۔ وہ کب چاہتا ہے۔ کہ یہ مر جائیں اور کون چاہتا ہے۔ کہ میری تمام خوشیاں دکھوں اور مصیبتوں سے تبدیل ہو جائیں۔ غرض خدا نے امتحان کو انسان کی ترقی کے لئے اور ریا اس کی بدگوہری ظاہر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ بہت لوگ امتحان کے وقت طرح طرح کی باتیں بنانے لگ جاتے ہیں چند طرح طرح کے باطل توہمات دل میں پیدا کرتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون یاد رکھو خدا کا ساتھ بڑی چیز ہے۔ اگر فرض بھی کر لیں کہ نہ کوئی بیٹا رہے نہ کوئی دولت رہے۔ پھر بھی خدا بڑی دولت ہے۔ اسنے یہ کبھی نہیں کیا کہ جو اسکے ہو کر رہتے ہیں ان کو کبھی تباہ کر دیا ہو۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء)

---

## چندہ سکنڈے نیوین مشن اور لجنات اماء اللہ کا فرض

تقریباً ساڑھے تین ماہ کا عرصہ ہوا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندہ نئے مشن کی تحریک فرمائی تھی۔ مگر ابھی تک لجنہ اماء اللہ کی طرف سے صرف ۴۲۳ روپے جمع ہوئے ہیں۔ جو بہت ہی تھوڑی رقم ہے۔ صرف ۱۸۔۱۹ لجنات ہیں۔ جن کی طرف سے ابھی تک چندہ آیا ہے۔ اور وہ بھی بہت تھوڑا بہت سی لجنات ہیں جن کی طرف سے ابھی ایک پیسہ بھی وصول نہیں ہوا۔ مثلاً کراچی، حیدر آباد سندھ۔ ملتان شہر، منٹگمری۔ گجرات۔ جہلم۔ لائل پور۔ سرگودھا۔ پشاور شیخوپورہ۔ یہ بڑی بڑی جماعتیں ہیں جن کی لجنات کی طرف سے نہ وعدہ آیا نہ چندہ۔ بذریعہ اعلان کے ذریعہ تمام لجنات کی عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں۔ کہ وہ اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے اپنے وعدہ کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔

مریم صدیقہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ

# خدام کی خدمت میں ایک اہم تحریک

## رضائے الٰہی اور درازیٔ عمر کے حصول کا ایک مجرب طریق

(از مکرم ملک محمد رفیق صاحب مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

برادران چند سالوں سے خاکسار کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل خدمت کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں نے اس تجربہ سے محسوس کیا ہے کہ ہمارے محبوب آقا نے خدام الاحمدیہ سے جماعتی ترقی کے بارہ میں جو توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ ہم سب میں ان کو پورا کرنے کی پوری پوری صلاحیت موجود ہے۔ اگر ہمارے اندر ہماری ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھانے کا احساس پیدا ہو جائے تو ہم نہایت ہی قلیل عرصہ میں وہ مقدر شدہ نیک تغیر پیدا کر سکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے وابستہ ہے۔ مگر اس کے حصول میں جو سب سے بڑی روک حائل ہے۔ وہ کمزور مالی حالت ہے۔ گذشتہ چند سالوں پر اگر نظر دوڑائی جائے۔ تو صاف نظر آئے گا۔ کہ جب کبھی جماعت پر کوئی مشکل وقت آیا۔ گو ہم بحیثیت خدام احمدیت اہم خدمت بجا لا سکتے تھے۔ لیکن محض فنڈ کی کمی کی وجہ سے کوئی نتیجہ خیز خدمت ادا نہ کر سکے حالانکہ خدام احمدیت میں اخلاص اور کام کرنے کی غیر معمولی صلاحیت موجود ہے۔ اگر کٹھن ایام میں ہم اپنی صلاحیتوں کو پوری طرح بروئے کار لا سکیں تو ہم اپنے پیچھے ایسے نقوش چھوڑ سکتے ہیں۔ جو آنے والی نسلوں کے لئے نمونہ اور حوصلہ افزائی کا موجب ہوں لہٰذا اس احساس کے ماتحت میں ضروری سمجھتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پاس ایک معقول ریزرو فنڈ ہو جو صرف غیر معمولی حالات میں مصرف میں لایا جائے۔ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں ربوہ تشریف لانے والے بہت سے ذمہ وار عہدہ داروں اور خدام سے اس کا ذکر کیا گیا۔ قریباً سب نے اس پر اظہار پسندیدگی فرمایا۔ لہٰذا خاکسار نے اس تجویز کو مجلس عاملہ کے سامنے پیش کر دیا کہ دس ہزار سالانہ کے حساب سے دس سال میں ایک لاکھ روپیہ کا ریزرو فنڈ قائم کیا جائے مجلس عاملہ مرکزیہ نے اس تجویز سے اتفاق فرما لیا۔ اس کا محرک عالمی عدالت انصاف کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا وجود گرامی ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ کے قیام سے ہی یہ توفیق بخش رکھی ہے کہ وہ ایک معقول رقم سالانہ خدام الاحمدیہ کو عطا فرماتے ہیں۔ لہٰذا مجھے خیال پیدا ہوا۔ کہ اس نیک تحریک کو وسیع کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں حضور اقدس کے ان ارشادات میں سے بھی رہنمائی میسر آگئی۔ جو حضور اقدس نے خدام الاحمدیہ کے قیام کے ابتدائی سالوں میں فرمائے ہیں۔ لہٰذا یہ عین حضور اقدس کے منشاء کے مطابق ہے۔ جیسا کہ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"جلسہ سالانہ کے موقع پر مجالس خدام الاحمدیہ کا جو اجتماع ہوا تھا۔ اس میں میں نے خدام الاحمدیہ کو خصوصاً اور باقی جماعت کو عموماً اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ اس کام میں خدام الاحمدیہ کی مدد چاہیئے۔ پھر جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی میں نے دوستوں کو توجہ دلائی تھی کہ اس جماعت کی مالی امداد کرنا بھی ایک ثواب ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہوئی ہے ان کا فرض ہے کہ وہ تھوڑی بہت جس قدر بھی مدد کر سکتے ہیں۔ ضرور کریں تاکہ خدام الاحمدیہ عمدگی اور سہولت کے ساتھ اپنا کام کر سکیں"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

حضور اقدس نے خدام الاحمدیہ کو خصوصاً اور جماعت کے دوسرے احباب کو عوامی رنگ میں توجہ دلائی ہے اگر ہم ہمت سے کام لیں تو ہم آسانی سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں تاہم برکت کے لئے دوسرے بزرگوں سے بھی امداد قبول کرنے میں۔ کوئی حرج نہیں تا وہ ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔ لہٰذا میں اپنے آقا کی اقتداء میں تمام خدام بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس نیک تحریک کو ٹیسٹ کیس کے طور پر کامیاب کر کے جماعت میں ایک نیک مثال کو قائم کریں۔ تا یہ ثابت ہو کہ ہم میں دنیا کی رہنمائی کی صلاحیت موجود ہے۔ اور ہمارا قدم آسانی سے ساتھ آگے بڑھ سکے اس تحریک کو سو فیصدی کامیاب بنانا کوئی مشکل امر نہیں اگر ہر ایک خادم غور کرے تو اس کے عزیز و اقارب یا حلقہ اثر میں سے مالی استطاعت رکھنے والا کم از کم ایک فرد ضرور مل جائے گا۔ جو حضور اقدس کی مندرجہ بالا تحریک پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہو جائے گا اور اس طریق سے ہم بہت جلد خدام الاحمدیہ کے لئے ہزاروں معاون خصوصی تلاش یا تیار کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مثلاً اگر پچاس روپیہ دینے والے دو صد یا دس روپیہ دینے والے ہزاروں افراد مل جائیں۔ تو دس ہزار روپیہ بن جاتا ہے۔ ہر ایک خادم کو چاہیئے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ وہ خدام الاحمدیہ کے قیام کی اہمیت سے واقف ہو۔ انسانیت دم توڑ رہی ہے۔ آجکل کی گھٹی ہوئی فضا میں اس کے لئے سانس لینا مشکل ہو رہا ہے۔ اس کے لئے ایک خوشگوار فضاء کے قیام کی ضرورت ہے۔ سنجیدہ طبقہ کی نظریں اب اسلام کی طرف اٹھنی شروع ہو گئی ہیں۔ سو یہ کام وابستہ ہے۔ اسلام و احمدیت کے احیاء کے ساتھ۔ مگر اس احیاء کے لئے انتھک کوشش اور غیر معمولی مالی قربانی کی ضرورت ہے اس کا اندازہ حضور اقدس کے ان الفاظ سے لگایا جا سکے گا۔ جو حضور نے جلسہ سالانہ کے ایام میں پچاس ہزار کے لگ بھگ احمدیت کے پروانوں کو مخاطب فرماتے ہوئے فرمائے۔

"لیکن دین کی خدمت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم زیادہ سے زیادہ کماؤ۔ اپنی ذات پر کم سے کم خرچ کرو۔ اور باقی اس کے دین کی راہ میں خرچ کرو (الفضل ۵ جنوری ۱۹۵۶ء)

سو یہ ہے وہ ارشاد جس کی روشنی میں محترم چوہدری صاحب بالقابہ کی مثال سامنے رکھتے ہوئے۔ دوسرے بزرگوں کو بھی اس نیک تحریک میں شمولیت کی دعوت دینی چاہیئے۔ تاہم کوئی بھی خادم باہر نہیں رہنا چاہیئے۔ چاہے وہ کتنی بھی قلیل رقم کے ساتھ اس میں شامل ہو۔ کیونکہ درازیٔ عمر کے لئے یہ ایک بہترین نسخہ ہے۔ نافع الناس افراد کو اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمایا کرتا ہے۔ مگر انسانیت کی زندگی کا انحصار اب خدام الاحمدیت کی قربانیوں سے وابستہ ہے۔ سو آپ اس نیک تحریک میں حصہ لے کر نافع الناس بننے کی کوشش کریں۔ تا اللہ تعالیٰ آپ سب کی زندگیوں میں برکت بخشے۔ اور آپ زیادہ سے زیادہ لمبا عرصہ زندہ رہ کر خدمت دین کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔ نیز میں حضور اقدس کے یہ الفاظ بھی یاد دلانے ضروری سمجھتا ہوں۔ جو حضور نے جلسہ سالانہ پر فرمائے۔

"ورنہ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اسلام ہمارا محتاج نہیں۔ بلکہ ہم اسلام کے محتاج ہیں اگر ہم سے کوئی خدمت ہوتی ہے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔" (الفضل ۵ جنوری ۱۹۵۶ء)

سو برادران! یہ تو خدا تعالیٰ کا سلسلہ ہے اللہ تعالیٰ کی منشاء ہے کہ یہ سلسلہ ترقی کرے لہٰذا ہر وہ تحریک جو اس کی ترقی کے لئے کی جاتی ہے چاہے وہ زید کرے یا بکر بالآخر مشیت اس تحریک کی کامیابی کی ضامن بن جاتی ہے۔ لہٰذا ان نوجوانوں کی یہ اپنی خوش قسمتی ہوگی جن کو اللہ تعالیٰ اس کار خیر میں ہاتھ بٹانے کی توفیق بخشے گا۔ ورنہ اس کی کامیابی یقینی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں یہ اعلان کرتے ہوئے میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ مکرم چوہدری صاحب بالقابہ کے بعد سب سے پہلے خوش نصیب نوجوان جن کو اس سلسلہ میں قدم اٹھانے کی توفیق ملی ہے۔ وہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب آف مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ ہیں۔ جنہوں نے جلسہ کے ایام میں بھی پچاس روپیہ کی رقم اس سلسلہ میں پیش کر کے ہر سال ادائیگی کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انکو اس کی توفیق عطا فرمادے لہٰذا تمام بزرگان سلسلہ سے جہاں ان کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ وہاں یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص خادم کے اس نیک قدم کو نیک فال ثابت کرے۔ اور اس کی تقلید میں دوسرے خدام بھائیوں کو بھی درازیٔ عمر کا نسخہ آزمانے کی اللہ تعالیٰ توفیق بخشے تا یہ مقصد سو فیصدی پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے۔

آخر میں جملہ مجالس کے عہدیداروں کی سہولت کے لئے یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ گو فعال اور کام کرنے والی مجالس سے تو بہت زیادہ توقعات وابستہ ہیں۔ مگر تمام مجالس اس طریق پر بھی عمل کر سکتی ہیں۔ کہ وہ اپنے خدام کی تعداد کے مقابلہ میں پانچ روپیہ فی خادم کے حساب سے میزان کر کے جو رقم بنے اس کے مطابق معاون خصوصی (سرپرست) تلاش یا تیار کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

**درخواست دعا:۔** میرا بھتیجہ چند یوم سے بیمار ہے۔ احباب عزیزم کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الشکور متعلم ہائی سکول ربوہ)

# جماعتِ احمدیہ اور اصلاحِ اخلاق و اعمال

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی)

(۲)

## لغویات سے اعراض کرو

تیسرا امر جو ہمیں ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ وہ لغویات سے پرہیز ہے۔ اس بارہ میں قرآن کریم مومنوں کی ایک علامت یہ بیان فرماتا ہے۔ کہ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ (سورہ مومنون ع ۱) یعنی مومن لوگ وہ ہیں۔ جو لغو (باتوں اور کاموں) سے اعراض کرتے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں جس قسم کی گندی اور مخرب الاخلاق مجالس اور سوسائیٹیاں عمل میں آچکی اور آرہی ہیں۔ انہیں دیکھ کر ایک مومن انسان کا دل لرزنے لگتا ہے۔ اور اس کی زبان سے یہ الفاظ بے ساختہ نکلتے ہیں۔ کہ اے "قادرِ مطلق خدا! اے قدوس ہستی! تو اس دورِ عصیاں سے ہمیں نجات دے۔ اور اپنے فضل وکرم سے وہ مبارک دن جلد لا۔ جس دن کہ قلوب انسانی پر محض تیرا ہی تسلط اور غلبہ ہو۔ لیکن اے احمدی بھائیو اور بہنو! ایسا مقدس دن تو تب آ سکتا ہے۔ جبکہ نسلِ آدم خراب مجلسوں اور تباہ کن سوسائیٹیوں سے بکلی کنارہ کش ہوکر اپنے معبودِ حقیقی کے آستانۂ الوہیت پر اپنا سر جھکا دے۔ اور اخروی زندگی پر ابن آدم کی نگاہ ہو۔ آؤ کہ ہم اس راہِ مستقیم پر گامزن ہو جائیں۔ تا ہمارا رحیم وکریم خدا ہم پر اور ہماری اولادوں اور آنے والی نسلوں پر اپنی رحمت اور برکت کی بارشیں نازل فرمائے۔ (آمین)

## تذلل اور انکساری

چوتھا امر جو ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔ تذلل اور انکساری ہے۔ اس بارہ میں خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی (سورۃ النجم ع ۲) یعنی اپنے نفسوں کو پاک مت ٹھہراؤ۔ وہ (خدا تعالیٰ) خوب جانتا ہے۔ کہ کون تقویٰ شعار ہے۔

دنیا میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ باوجود گناہوں اور بدیوں میں مبتلا ہونے کے اکثر لوگ اپنے تئیں پاک وصاف قرار دیتے ہیں۔ لیکن صلحائے عظام اور ربانی لوگوں کا یہ طریق نہیں ہے۔ کہ وہ ہر قسم کے گناہوں اور آلائشوں سے منزہ ہوتے ہوئے بھی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین (سورہ اعراف ع ۲) کا ہی نعرہ لگاتے ہیں۔ اور حقیقی کبریائی اور حمد وستائش کا حقدار محض خدا تعالیٰ کی ذات کو ہی تصور کرتے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ جو لوگ باوجود روحانی مقام حاصل کر لینے کے انکساری اور فروتنی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہی اپنے مولا کریم کے حضور دوسروں سے زیادہ مقبول ٹھہرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"سچے ہوکر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو۔ تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو۔ کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو۔ اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔" (کشتی نوح)

پس تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اندر انتہائی انکساری اور عاجزی پیدا کریں۔ اور تکبر کو پاس نہ آنے دیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نظر میں اہل اللہ کی صف میں شمار کئے جا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

اے کرم خاک چھوڑ دے کبر وغرور کو
زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غفور کو

## خوش خلق بنو

پانچواں امر جس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے خوش خلقی ہے۔ اس بارہ میں قرآن کریم فرماتا ہے۔ قولوا للناس حسنا (البقرہ) یعنی لوگوں سے بھلائی کی باتیں کہو۔ نیز فرماتا ہے۔ ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ (سورہ مومنون ع ۶) یعنی بدی اور برائی کا جواب نیکی سے دیا کرو۔

انسانی طبائع مختلف قسم کی واقع ہوئی ہیں بعض لوگ وہ ہیں۔ جو ذرا سی بات اپنے خلاف سنتے ہی آگ بگولا ہو جاتے اور دوسروں سے لڑائی جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر ہم قرآن کریم کے مندرجہ بالا فرامین کو اپنے سامنے رکھیں۔ اور بدی کا جواب نیکی سے دینے کی عادت ڈالیں۔ اور ہمیشہ لوگوں کو اچھی باتوں کی ہی تلقین کرتے رہیں۔ تو یقیناً بہت حد تک باہمی چپقلش دور ہوکر خوشگوار فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ بے شک دیگر قوموں اور جماعتوں کے مقابل جماعت احمدیہ کا یہی طریق عمل ہے۔ کہ وہ اپنے معاندین تک کو بھی بدی کا جواب نیکی سے ہی دیتی چلی آرہی ہے۔ لیکن جس نیکی اور تقویٰ کے معیار پر خدا تعالیٰ اس جماعت کو کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ اس پر تا حال ہم کھڑے نہیں ہوئے۔ پس اے احمدی بھائیو اور بہنو! آؤ ہم سب نیکی کو نیکی سمجھ کر اختیار کریں۔ اور بدی کو بدی خیال کرکے ترک کریں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا مقدس مسیح موعودؑ ہمیں اسی مقام پر دیکھنے کا متمنی تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے۔ کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے۔ کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے۔ کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح)

## الحیاء من الایمان

چھٹا امر جس کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہیئے۔ شرم وحیا ہے۔ سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ الحیاء من الایمان یعنی حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ تو حیا کا وصف بہت کم لوگوں میں نظر آتا ہے۔ اور اکثر لوگ بے حیائی کے ہی کاموں میں دن رات مشغول دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ فی زمانہ لوگوں کے دلوں سے روحِ ایمان ہی مفقود ہو چکی ہے۔ ایمان ہو۔ تو شرم وحیا پائی جائے۔ اس صورتِ حال کی موجودگی میں جماعت احمدیہ (جسے خدا تعالیٰ نے اصلاحِ خلق کے لئے اپنے ایک صادق مامور کے ذریعہ کھڑا کیا ہے) کا زیادہ فرض ہو جاتا ہے۔ کہ جہاں وہ اپنے اندر حقیقی معنوں میں حیا جیسا قیمتی جوہر پیدا کرے۔ وہاں وہ دنیا کی باقی قوموں کو بھی یہ درس دیتی چلی جائے۔ کہ وہ اپنے میں شرم وحیا پیدا کریں۔ اگر ابنائے آدم میں یہ چیز پیدا ہو جائے۔ تو مستقبل قریب میں ہی دنیا کی کایا پلٹ جائے۔ اور روحانی اعتبار سے ایک نئی زمین اور نیا آسمان دکھائی دینے لگ پڑے۔

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی ذات سب سے زیادہ صفتِ حیا سے متصف ہے۔ یہاں تک کہ جب کوئی انسان دربارِ خداوندی میں اپنی حاجتوں کے پیشِ نظر ہاتھ اٹھاتا۔ اور اس سمیع وبصیر سے التجائیں کرتا ہے۔ کہ اے رحیم وکریم خدا! میری حاجت روائی فرما۔ تو ایسے انسان کے لئے ابوابِ رحمت وا ہو جاتے ہیں اور اس کی اکثر دعائیں قبول کر لی جاتی ہیں۔ کیونکہ خدا میں جو حیا کی صفت ہے۔ اس کا تقاضا ہے۔ کہ مولیٰ کریم اپنے محتاج بندے کو اپنے درِ الوہیت سے مایوس نہ لوٹنے دے۔ اور اس کی حاجت پوری کر دے۔

پس اے احمدی بھائیو اور بہنو! بے شک آپ میں سے اکثر وہ ہیں۔ جن میں شرم وحیا کا وصف موجود ہے۔ لیکن اسے مزید پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اسی راہ سے ہم اصلاحِ نفس کر سکتے ہیں۔ (باقی) (مصباح ربوہ جنوری ۵۶ء)

---

## تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ مباحثے

ربوہ تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیرِ اہتمام ۹ اور ۱۰ رفروری کو آل پاکستان انٹر کالجیٹ اردو اور انگریزی مباحثے کالج کمپونڈ میں منعقد کئے جا رہے ہیں۔ موضوع یہ ہیں:۔

اردو:۔ "مجلس اقوامِ متحدہ کا وجود امنِ عالم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے"!

انگریزی:۔ "روحانی اقدار کے قیام کے لئے سیاسی طاقت کوئی حقیقی حربہ نہیں":

"Political power is no means to the astablishment of spirituel values".

داخلہ بذریعہ پاس ہوگا۔ جو ۸ رفروری سے قبل کالج یونین کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مباحثے ٹھیک ۲/۱ ۶ بجے شام شروع ہو جائیں گے۔ (سیکرٹری)

---

## درخواست ہائے دعا

(۱) میری بچی عزیزہ صادقہ بیگم امسال میٹرک کا امتحان دے رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس وقت تک وہ گوجرانوالہ گرلز ہائی سکول میں نمایاں کامیابی حاصل کرتی رہی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ درویش حضرات و دیگر احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میری بچی کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اہلیہ عباد اللہ گیانی گوجرانوالہ

(۲) جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کے چھوٹے بھائی عصمت اللہ صاحب میو ہسپتال میں بیمار ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو دوبارہ زندگی بخشی ہے۔ اور اب افاقہ ہو رہا ہے۔ نیز جناب ملک عزیز احمد صاحب کینسر کے اپریشن سے رتن باغ میں بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد اعظم بوتالوی حلقہ رتن باغ لاہور

# فاستبقوا الخیرات

## "نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو" (قرآن مجید)

قبل ازیں سال رواں کے پہلے آٹھ ماہ میں بڑی بڑی جماعتوں کے چندہ کی وصولی کی رفتار کی فہرستیں شائع کی جا چکی ہیں۔ اب مختلف علاقوں کے لازمی چندہ جات کی وصولی کی رفتار کا نقشہ نیچے درج ہے۔ یہ بھی سال رواں کے پہلے آٹھ ماہ یعنی مئی ۵۵ء سے لے کر دسمبر ۵۵ء کی وصولی کی رفتار ہے۔ یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ فی صدی وصول جو اس نقشہ میں دکھائی گئی ہے وہ کل سال کے بجٹ کے مقابلہ میں نہیں ہے بلکہ صرف پہلے آٹھ ماہ کے تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں ہے مثلاً ایک جماعت کا بجٹ مبلغ ۶۰۰/- روپے ہے اس کی طرف سے ان آٹھ مہینوں میں مبلغ ۴۰۰/- روپے وصول ہونے چاہئیں تھے۔ اگر اس کی طرف سے ان آٹھ مہینوں میں ۳۰۰/- روپے ہی وصول ہوئے ہوں تو اس کی وصولی ۷۵ فیصدی بنی۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ جماعت سال رواں کا تین چوتھائی بجٹ پورا کر چکی ہے بلکہ کل سال کا دو تہائی بجٹ جو پہلے آٹھ ماہ میں وصول ہونا چاہیئے تھا اس کا تین چوتھائی وصول ہو گیا ہے جو کل بجٹ کا نصف بنتا ہے باقی نصف بجٹ اسے آئندہ مہینوں میں پورا کرنا چاہیئے

دوسری بات جو خاص طور پر یاد رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ حقیقی طور پر جماعتوں کی وصولی کی پوزیشن وہی سمجھی جائے گی جو بجٹ سال رواں اور بقایا جات سالہائے گذشتہ کے مقابلہ میں ہے۔ کیونکہ بقایا جات کی وصولی بہرحال ضروری ہے۔ بجٹ سال رواں کے مقابلہ میں بھی وصولی کی رفتار جو دکھائی گئی ہے اس کی غرض یہ ہے کہ احباب کو معلوم ہو جائے کہ ان کا قدم ترقی کی طرف جا رہا ہے یا تنزل کی طرف اور وصولی کی موجودہ رفتار سے بقائے کم ہوں گے یا بڑھیں گے۔

اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا قدم آگے ہے اور وصولی بڑھ رہی ہے۔ لیکن چونکہ اشاعت اسلام اور تربیت و اصلاح کی ضروریات بہت تیزی سے بڑھ رہی ہیں اس لئے احباب کو بھی اس کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہییں

### نقشہ علاقہ وار رفتار وصولی چندہ جات لازمی صدر انجمن احمدیہ ربوہ

| نام علاقہ | بمقابلہ بجٹ سال رواں و بقایا جات سالہائے گزشتہ — بلحاظ مجموعی: نمبر ترتیب | بلحاظ مجموعی: وصولی فیصدی | بلحاظ چندہ عام و حصہ آمد: نمبر ترتیب | بلحاظ چندہ عام و حصہ آمد: وصولی فیصدی | بلحاظ چندہ جلسہ سالانہ: نمبر ترتیب | بلحاظ چندہ جلسہ سالانہ: وصولی فیصدی | بمقابلہ صرف بجٹ سال رواں — بلحاظ مجموعی: نمبر ترتیب | بلحاظ مجموعی: وصولی فیصدی | بلحاظ چندہ عام و حصہ آمد: نمبر ترتیب | بلحاظ چندہ عام و حصہ آمد: وصولی فیصدی | بلحاظ چندہ جلسہ سالانہ: نمبر ترتیب | بلحاظ چندہ جلسہ سالانہ: وصولی فیصدی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| کراچی | ۱ | ۷۳ | ۱ | ۸۶ | ۱ | ۶۰ | ۴ | ۸۰ | ۷ | ۸۸ | ۵ | ۷۳ |
| ضلع مظفر گڑھ | ۲ | ۴۹ | ۳ | ۶۳ | ۳ | ۳۴ | ۲ | ۸۳ | ۴ | ۹۲ | ۴ | ۷۳ |
| ضلع منٹگمری | ۳ | ۴۶ | ۲ | ۶۶ | ۶ | ۲۵ | ۳ | ۸۲ | ۶ | ۹۰ | ۳ | ۷۶ |
| ضلع ملتان | ۴ | ۴۰ | ۴ | ۵۳ | ۴ | ۲۷ | ۸ | ۷۸ | ۳ | ۹۲ | ۸ | ۶۴ |
| ضلع گجرات | ۵ | ۳۸ | ۵ | ۵۱ | ۵ | ۲۶ | ۱ | ۹۰ | ۱ | ۱۰۰ | ۶ | ۷۲ |
| ضلع شیخوپورہ | ۶ | ۳۸ | ۱۳ | ۴۲ | ۲ | ۳۴ | ۹ | ۷۸ | ۱۳ | ۷۸ | ۲ | ۷۷ |
| ضلع جھنگ | ۷ | ۳۶ | ۹ | ۴۶ | ۷ | ۴۵ | ۷ | ۷۹ | ۸ | ۸۷ | ۷ | ۷۰ |
| ضلع سیالکوٹ | ۸ | ۳۴ | ۷ | ۴۸ | ۱۲ | ۲۰ | ۶ | ۷۹ | ۲ | ۹۶ | ۹ | ۶۲ |
| سابق صوبہ اپر سندھ | ۹ | ۳۳ | ۱۰ | ۴۴ | ۱۱ | ۲۱ | ۱۵ | ۵۶ | ۱۷ | ۷۰ | ۱۶ | ۴۳ |
| ضلع کیمبل پور | ۱۰ | ۳۳ | ۱۶ | ۴۱ | ۹ | ۲۴ | ۱۹ | ۴۷ | ۱۹ | ۵۴ | ۱۷ | ۴۰ |
| سابق صوبہ لوئر سندھ | ۱۱ | ۳۲ | ۱۲ | ۴۴ | ۱۳ | ۲۰ | ۱۴ | ۶۵ | ۱۴ | ۷۸ | ۱۳ | ۵۲ |
| ضلع جہلم | ۱۲ | ۳۰ | ۱۷ | ۴۱ | ۱۵ | ۱۹ | ۱۳ | ۶۸ | ۱۲ | ۷۸ | ۱۲ | ۵۸ |
| سابق صوبہ سرحد | ۱۳ | ۳۰ | ۸ | ۴۸ | ۱۸ | ۱۱ | ۱۶ | ۵۶ | ۱۰ | ۷۹ | ۱۸ | ۳۳ |
| ضلع میانوالی | ۱۴ | ۲۹ | ۱۱ | ۴۴ | ۱۶ | ۱۵ | ۲۱ | ۳۸ | ۲۱ | ۵۰ | ۱۹ | ۲۷ |
| ضلع شاہپور | ۱۵ | ۲۹ | ۱۸ | ۳۶ | ۱۰ | ۲۲ | ۱۰ | ۶۹ | ۱۵ | ۷۶ | ۱۰ | ۶۲ |
| ضلع لائلپور | ۱۶ | ۲۹ | ۲۰ | ۳۳ | ۸ | ۲۵ | ۵ | ۸۰ | ۹ | ۸۰ | ۱ | ۷۹ |
| ضلع راولپنڈی | ۱۷ | ۲۷ | ۶ | ۴۹ | ۲۲ | ۵ | ۲۰ | ۴۱ | ۱۸ | ۶۹ | ۲۲ | ۱۳ |
| ضلع گوجرانوالہ | ۱۸ | ۲۶ | ۱۹ | ۳۳ | ۱۴ | ۲۰ | ۱۱ | ۶۸ | ۱۶ | ۷۶ | ۱۱ | ۶۱ |
| ضلع لاہور | ۱۹ | ۲۵ | ۱۵ | ۴۱ | ۱۹ | ۱۰ | ۱۲ | ۶۸ | ۵ | ۹۱ | ۱۴ | ۴۵ |
| ضلع ڈیرہ غازیخاں | ۲۰ | ۲۵ | ۱۴ | ۴۲ | ۲۱ | ۸ | ۱۷ | ۵۰ | ۱۱ | ۷۸ | ۲۰ | ۲۱ |
| سابق صوبہ بلوچستان | ۲۱ | ۲۱ | ۲۱ | ۳۲ | ۲۰ | ۹ | ۲۲ | ۳۲ | ۲۲ | ۴۳ | ۲۱ | ۲۰ |
| سابق ریاست بہاولپور | ۲۲ | ۱۷ | ۲۲ | ۲۰ | ۱۷ | ۱۴ | ۱۸ | ۴۹ | ۲۰ | ۵۴ | ۱۵ | ۴۴ |
| مشرقی پاکستان | ۲۳ | ۷ | ۲۳ | ۱۳ | ۲۳ | ۲ | ۲۳ | ۲۵ | ۲۳ | ۴۱ | ۲۳ | ۹ |

اس نقشہ سے واضح ہے کہ نہ صرف کراچی کی جماعت دوسرے سب علاقوں سے آگے ہے (اور اتنی آگے ہے کہ اس کے بعد دوسرے نمبر پر جو علاقہ ہے یعنی ضلع مظفر گڑھ اس کی وصولی کی رفتار کراچی سے صرف دو تہائی ہے) بلکہ صرف کراچی ہی ایک ایسی جماعت ہے جس کی وصولی کسی حد تک تسلی بخش ہے اور کسی علاقہ کی وصولی قابل وصول رقوم کے نصف تک نہیں پہنچی۔ اس کی بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ پچھلے سالوں میں جماعتوں نے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پر کما حقہٗ توجہ نہیں کی۔ اب تمام جماعتوں کو خاص طور پر اس طرف دھیان کرنا چاہیئے۔ ویسے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سی جماعتوں کی چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی تسلی بخش ہے۔ جیسا کہ پہلے شائع شدہ گوشواروں سے واضح ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ جماعت کراچی کو بھی چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ قائم رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ سال رواں میں بعض دوسرے علاقوں کی چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی جماعت کراچی سے نمایاں طور پر بڑھ رہی ہے۔

ضلع لاہور کا نام اگرچہ اس نقشہ میں بہت پیچھے ہے لیکن ان کی سال رواں کی وصولی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضلع اب وصولی کی طرف پوری توجہ دے رہا ہے۔ اگر ان کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی قدرے بہتر ہوتی تو اب بھی ان کا نام کم از کم پانچ درجے اوپر آ جاتا۔ اسی طرح ضلع لائلپور کے سال رواں کی وصولی بھی کافی اچھی ہے اور ضلع سیالکوٹ کی وصولی تو بہت اچھی ہے۔ اگر یہ تینوں ضلعے بقایا جات سالہائے گذشتہ کی وصولی پر زور دیں تو بہت جلد صف اوّل میں آ سکتے ہیں۔

اضلاع شیخوپورہ۔ کیمبل پور۔ میانوالی اور راولپنڈی اور اپر اور لوئر سندھ کی سال رواں کی وصولی کا رجحان نیچے کی طرف ہے۔ راولپنڈی اور میانوالی تو پہلے ہی کافی نیچے ہیں۔ اگر یہ اضلاع ابھی سے پوری جدوجہد شروع نہ کر دیں تو خدشہ ہے کہ بہت پیچھے رہ جائیں گے۔

اضلاع شاہپور۔ ڈیرہ غازیخاں اور گوجرانوالہ کا قدم کچھ آگے تو بڑھ رہا ہے لیکن بہت آہستہ۔ ان کو اپنی رفتار تیز کرنی چاہیئے۔ وہ بہت پیچھے رہ گئے ہوئے ہیں۔

سابق صوبہ بلوچستان اور سابق ریاست بہاولپور کے احباب کو بہت فکر کرنا چاہیئے۔ ان علاقوں کی جماعتوں کے ذمہ نہ صرف پچھلے سالوں کے بقائے بہت زیادہ ہیں بلکہ سال رواں کی وصولی بھی نہایت ہی غیر تسلی بخش ہے۔

مشرقی پاکستان ہر لحاظ سے سب سے پیچھے ہے اور اس سال کی وصولی تو پچھلے سال سے بھی کم ہے خاکسار ہر احمدی سے جو مشرقی پاکستان میں قیام پذیر ہے۔ التماس کرتا ہے کہ وہ وقت کی نزاکت کا احساس کریں اور نہ صرف خود چندہ ادا کریں بلکہ اپنے اپنے ماحول میں وصولی کرنے کے لئے پوری پوری کوشش عمل میں لائیں۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

# اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل

## مسٹر ڈاگ ہیمرشولڈ

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہیمرشولڈ آجکل ایشیائی ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ ۲۹ر جولائی ۱۹۰۵ء کو جنوب وسطی سویڈن کے شہر جون کوپنگ میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ اپنے والد کے چوتھے بیٹے ہیں۔ ان کے والد پہلی عالمگیر جنگ کے دوران سویڈن کے وزیر اعظم تھے ان کی والدہ کا نام ایگنز تھا۔ ان کی پرورش شہر اپسالہ میں ہوئی جو اپنی قدیم یونیورسٹی کے باعث آج تک مشہور ہے۔ ان کے والد اس وقت اس ضلع کے گورنر تھے۔

اٹھارہ سال کی عمر میں انہوں نے کالج کی تعلیم سے فارغ ہو کر اپسالہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ان کا فطری رجحان تاریخ ادب معاشرتی فلسفے اور اقتصادیات کی طرف تھا۔ دو سال بعد انہوں نے بی اے کی سند اعزاز کے ساتھ حاصل کی۔ اس کے بعد اسی یونیورسٹی میں تین سال تک اقتصادیات کا مطالعہ کرتے رہے اور ۲۲ سال کی عمر میں اس کی سند لی۔ پھر قانون پر توجہ دی۔ اور ۱۹۳۰ء میں وکالت کی سند حاصل کر لی۔

فارغ التحصیل ہو کر مسٹر ہیمرشولڈ اسٹاک ہام چلے گئے۔ جہاں وہ ۱۹۳۴ء تک بیروزگاری سے متعلق سرکاری کمیٹی کے سیکرٹری رہے۔ اس دوران انہوں نے اقتصادیات کے ایک موضوع پر ایک رسالہ لکھا۔ جس کا عنوان "کاروباری چکر کا فروغ" تھا۔ اور انہیں سٹاک ہام یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی سند مل گئی۔ وہ ایک سال پہلے سے اسی یونیورسٹی میں اقتصادیات کے پروفیسر بھی ہو گئے۔ ان کے اس مقالے سے یورپ کے بعض مفکرین بڑے متاثر ہوئے۔

سویڈن کے سرکاری بنک میں ایک سال سکرٹری کے فرائض انجام دینے کے بعد جبکہ ان کی عمر ۳۱ سال تھی وہ وزارت مالیات کے انڈر سیکرٹری ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۸ء تک سرکاری بنک کے بورڈ کے صدر بھی رہے۔ بورڈ کے چھ ممبروں کو پارلیمنٹ اور صدر کو حکومت مقرر کرتی ہے یہ پہلا موقع تھا۔ کہ دو اعلے منصب ایک ہی وقت میں ایک شخص نے سنبھالے۔

۱۹۴۵ء کے شروع میں وہ اقتصادی اور مالیاتی مسائل پر کابینہ کے مشیر ہو گئے اس وقت انہوں نے اقتصادی ترقی کے بہت سے سرکاری منصوبے تیار کئے جو لڑائی کے دوران اور اس کے مابعد کے لئے ضروری تھے۔ اس اثنا میں انہوں نے ملک کی مالیاتی پالیسی بھی منضبط کی۔ انہوں نے دوسرے ملکوں سے جن میں برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ بھی شامل ہیں۔ مذاکرات کے ذریعہ تجارتی اور مالیاتی معاہدے کئے۔

۱۹۴۹ء میں وہ وزارت خارجہ میں انڈر سکرٹری اور ۱۹۵۱ء میں کابینہ میں شامل ہو کر وزیر بے قلمدان ہو گئے۔ در حقیقت ان کی حیثیت نائب وزیر خارجہ کی تھی اور وہ اقتصادی تعاون کے لئے خاص مسائل پر توجہ دیتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں انہوں نے نائب وزیر خارجہ کی حیثیت سے پیرس کانفرنس میں شرکت کی جب کہ مارشل پلان کی داغ بیل ڈالی گئی۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے چھٹے اجلاس میں جو پیرس میں منعقد ہوا تھا۔ وہ اپنے ملک کے وفد کے نائب صدر رہے اور ساتویں اجلاس میں جو نیو یارک میں ہوا سویڈن کے وفد کے صدر کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ وہ کسی سیاسی جماعت میں کبھی شریک نہیں ہوئے۔ حالانکہ دوران وزارت ان کے ملک کی کابینہ سوشل ڈیموکریٹک تھی۔ میدان سیاست میں وہ ہمیشہ آزاد خیال رہے ہیں۔ ان کی دلچسپیاں بھی صرف اقتصادیات سیاسیات اور نظام حکومت تک محدود نہیں رہیں۔ انہیں فرانسیسی ادب۔ جدید تھیٹر اور شاعری سے بھی ہمیشہ شغف رہا ہے۔ کوہ پیمائی بھی ان کا خاص مشغلہ ہے اس موضوع پر انہوں نے کئی مقالے بھی لکھے ہیں وہ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۱ء تک اپنے ملک کے کوہ پیماؤں کی کلب کے صدر بھی رہے ہیں۔

ان کے مورث اعلے ہیمرشیلڈ اول کو سویڈن کے بادشاہ کارل نہم نے ایک لڑائی میں بہادری دکھانے پر ۱۶۱۰ء میں "مرد دو" کا خطاب عطا کیا تھا۔ اسوقت سے آج تک ان کے خاندان کے سولہ ارکان مناصب جلیلہ پر فائز رہے ہیں۔ ان میں شاہی کونسل سے وزارتی کابینہ تک سب ہی عہدے شامل ہیں۔

سلامتی کونسل کی سفارش پر جنرل اسمبلی نے ۷ر اپریل ۱۹۵۳ء کو انہیں اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل منتخب کیا اور اس وقت سے وہ اسی عہدے پر فائز ہیں اور تفرقہ کی شکار دنیا کو متحد کرنے میں کوشاں ہیں ان کا شمار "اچھا بولنے والوں" میں نہیں ہوتا۔ حالانکہ اقوام متحدہ کا کام اس وقت تک بات چیت ہی رہا ہے

135

# برطانیہ اور مشرق وسطی

## ۱۹۲۳ء سے ۱۹۵۶ء تک کے واقعات ایک نظر میں

۱۹۲۳ء :۔ فلسطین برطانیہ کے زیر انتداب آگیا۔

۱۹۳۲ء :۔ عراق (جو اس سے قبل برطانیہ کے زیر انتداب تھا) ایک آزاد مملکت بن گیا۔

۱۹۴۵ء :۔ عرب لیگ کا قیام۔ صدر مقام قاہرہ قرار پایا۔

۱۹۴۶ء :۔ شام اور لبنان (جو اس سے قبل فرانس کے زیر انتداب تھے) آزاد جمہوریہ بن گئے۔

۱۹۴۷ء :۔ برطانیہ نے اعلان کیا کہ فلسطینی انتداب ناقابل عمل ہے۔ اس لئے اسے یو۔ این کے حوالے کر دیا۔ یو۔ این نے تقسیم فلسطین کی تجویز منظور کی جس کی رو سے اسرائیل وجود میں آیا۔ روس نے اس کی تائید میں رائے دی۔ برطانیہ غیر جانبدار رہا —— عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے تقسیم فلسطین کی مذمت کی۔

۱۹۴۸ء :۔ اسرائیل کی جانب سے آزاد جمہوریہ کے قیام کا اعلان

عرب افواج کا فلسطین میں داخلہ

عرب اسرائیل آویزش کا آغاز

یو این کی جانب سے مہاجرین فلسطین کی کونسل کا قیام۔

۱۹۴۹ء : (فروری تا جولائی) اسرائیل اور مصر۔ لبنان۔ اردن اور شام کے درمیان معاہدۂ متارکہ جنگ۔

۱۹۵۰ء :۔ یو۔ این جنرل اسمبلی نے یہ مطالبہ کیا کہ عربوں اور اسرائیل کے مابین یا تو براہ راست گفت وشنید ہو یا پھر اس کی مصالحتی کمیٹی کی وساطت سے (اس سلسلہ میں ایک پیرس کانفرنس ہوئی جو ناکام ہوگئی)

۱۹۵۰ء :۔ برطانیہ، فرانس اور امریکہ کی جانب سے ایک سہ جماعتی اعلان جس کی رو سے عرب اور اسرائیل دونوں کی سرحدوں کی ضمانت دی گئی۔ اور ان کے لئے اسلحہ پر پابندی عاید کی گئی

۱۹۵۱ء :۔ یو۔ این کی جانب سے مصر سے یہ مطالبہ کہ وہ نہر سویز کا راستہ جہاز رانی کے لئے کھول دے۔

۱۹۵۲ء :۔ مصر میں فوجی حکومت کا قیام

۱۹۵۴ء :۔ برطانیہ کی ان افواج نے جو ۱۸۸۲ء سے مصر میں مقیم تھیں۔ برطانیہ و مصر کے معاہدے کے تحت نہر سویز کے علاقے کو خالی کرنا شروع کیا

۱۹۵۵ء :۔ چیکوسلواکیہ کی جانب سے مصر کو اسلحہ اور اقتصادی امداد پیش کی گئی

اردن کے ساتھ ۱۹۴۸ء برطانیہ کا ایک دفاعی معاہدہ ہے۔ برطانیہ عرب لیجن کی مدد کرتا ہے اور معاہدہ کے تحت اردن میں فوج جمع رکھتا ہے

قبرص برطانیہ کی نوآبادی ہے اور اب مشرق وسطے میں برطانیہ کا واحد فوجی اڈہ ہے۔

برطانیہ اور مصر کے مابین ۱۹۳۶ء میں جو معاہدہ ہوا تھا اب اس کی جگہ ۱۹۵۴ء میں ایک اور معاہدہ نے لے لی۔ جس کی رو سے برطانیہ کو یہ اختیار ہے کہ اگر مصر عرب لیگ کے ممالک یا ترکیہ پر کوئی حملہ ہو تو وہ نہر سویز کے علاقے پر پھر سے قبضہ کر لے۔

سابقہ انتداب فلسطین کی بجائے برطانیہ اب اسرائیل اور سابقہ فلسطین کے اس علاقے کو تسلیم کرتا ہے۔ جو اب اردن کی مملکت کا ایک حصہ بن چکا ہے۔

---

## فاستبقوا الخیرات

(بقیہ صفحہ ۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء (اخبار الفضل مورخہ ۱۱ ۱؍ ۵۶ء) میں ارشاد فرمایا ہے کہ

"جیسا کہ میں نے جلسہ کے موقعہ پر بھی دوستوں سے کہا تھا۔ اب وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعووں اور الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے اور جماعت کے تمام دوست چاہے وہ کسی شعبہ میں کام کرتے ہوں اپنے تن من اور دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہمارے موجودہ بجٹ ہماری ضروریات کے لئے کافی نہیں لازمی اور لابدی ہے کہ جماعتیں اپنے چندوں کے بجٹ بڑھائیں۔ چہ جائیکہ موجودہ بجٹوں کے مطابق بھی چندوں میں کمی رہ جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالے ہم سب کو اپنے محبوب کی منشاء کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

---

# متحدہ محاذ اور عوامی لیگ کے درمیان بات چیت کی ناکامی کا اعلان کر دیا گیا

ڈھاکہ ۷ فروری۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے تصدیق کر دی ہے کہ متحدہ محاذ اور عوامی لیگ میں مصالحت کی بات چیت ناکام ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ متحدہ محاذ پارٹی نے اجتماعی طور پر عوامی لیگیوں سے بات چیت نہیں کی تھی۔

مسٹر سرکار نے بتایا متحدہ محاذ کے بعض ارکان انفرادی حیثیت میں یہ کوشش کر رہے تھے کہ عوامی لیگ پھر متحدہ محاذ میں شامل ہو جائے۔ کراچی میں مجھے معلوم ہوا کہ مسٹر سہروردی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ملتوی کرنے پر زور دے رہے ہیں تاکہ وہ کولیشن پارٹی کے لیڈروں سے بات چیت کر سکیں۔ اور متحدہ محاذ میں دوبارہ شامل ہونے کے سوال پر غور کر سکیں۔ کولیشن پارٹی کے لیڈر دستور کے التواء کا مطالبہ تسلیم نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ مسودہ آئین کے نزاعی پہلوؤں پر الگ غور ہو سکتا ہے۔ دریں اثناء غیر نزاعی امور منظور کر لئے جائیں۔ اس تجویز پر اتفاق رائے نہ ہوا چنانچہ بات چیت کی کوشش آگے نہ بڑھ سکی۔

مسٹر ابو حسین سرکار نے بتایا کہ کولیشن پارٹی نے متحدہ محاذ پارٹی کی طرف سے پیش کردہ آئینی بل میں بعض ترامیم منظور کر لی ہیں۔ اور باقی ماندہ ترامیم پر بھی غور کیا جائے گا۔ امید ہے کہ کولیشن پارٹی بیشتر ترامیم سے اتفاق کرے گی۔

## کتاب "ذوالفقار پیر پنجال" کی تلاش

مجھے مضمون "حضرت مسیح موعود علیہ السلام علم کلام کی مقبولیت" کے تسلسل میں سید گلاب شاہ صاحب (اہلحدیث) سکنہ گلانوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی شائع کردہ کتاب "ذوالفقار پیر پنجال" کی اشد ضرورت ہے۔ جس میں حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کا خاکہ دیا گیا ہے۔ جس احمدی دوست کے پاس یہ کتاب ہو۔ اور وہ مناسب قیمت پر دینا چاہیں۔ خاکسار سے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ اور اگر مطالعہ کے لئے ویسے ہی دے سکیں تو بعد از مطالعہ کتاب اس دوست کو واپس کر دی جائے گی۔

خاکسار (خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی معرفت ناظر صاحب رشد و اصلاح

## ۱۴ فروری تک ویزا نہیں دیا جائیگا

لاہور ۷ فروری۔ بھارتی ہائی کمیشن لاہور نے فیصلہ کیا ہے کہ پانچ سے ۱۴ فروری ۵۶ء تک امرتسر جانے کے لئے ویزا نہیں دیا جائیگا تاہم جو لوگ پانچ فروری سے پیشتر امرتسر کے لئے ویزا حاصل کر چکے ہیں۔ وہ امرتسر جا سکیں گے ویزا کی یہ پابندی امرتسر کے سوا دیگر علاقوں کے لئے نہیں ہوگی۔

پابندی کی وجہ کانگرس سیشن کی وجہ سے امرتسر میں عوام کا کثیر تعداد میں جمع ہونا بیان کی گئی ہے۔

## امریکی گندم کراچی پہنچ گئی

کراچی ۷ فروری۔ ۹ ہزار ایک سو اکسٹھ ٹن امریکی گندم کی پہلی کھیپ کراچی پہنچ گئی۔ امریکہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے پاکستان کو دس کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کی ایک لاکھ ۲۵ ہزار ٹن گندم دے رہا ہے۔ یہ گندم کم از کم نرخ پر تجارتی ذرائع سے تقسیم ہوگی۔ فروخت سے جو روپیہ حاصل ہوگا۔ اسے حکومت پاکستان عوامی فلاح کے منصوبوں پر صرف کرے گی۔

کینیڈا کی ریڈ کراس نے پاکستان کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے کمبلوں کی اکیس گانٹھیں کراچی بھیجی ہیں۔

## ماؤنٹ بیٹن پاکستان آئینگے

لندن ۶ فروری۔ برطانوی ایرا لبحر لارڈ ماؤنٹ بیٹن مشرق بعید کے چھ ہفتے کے دورے کے دوران میں پاکستان اور بھارت بھی جائیں گے۔





# معاہدہ بغداد میں ایران کی شمولیت کے خلاف روس کی طرف سے احتجاج

تہران ۶ فروری۔ روس نے ایران کو کہا ہے کہ اس کے معاہدہ بغداد میں شمول کے باعث یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ مخالف طاقتیں روس پر حملے کے لئے ایران کی سرزمین کو استعمال کریں گی۔

اس ضمن میں حکومت ایران کو جو مراسلہ ملا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ سوویٹ یونین اس صورت حال سے بے تعلق نہیں رہ سکتی۔

ایران کے وزیر خارجہ ڈاکٹر عالی ارسلان نے روسی مراسلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں بھی معاہدہ بغداد میں ایران کے شمول کی وہی وجوہ بیان کی گئی ہیں جو اس سے قبل دو مراسلوں میں پیش کی گئی تھیں۔ یہ مراسلے اکتوبر اور نومبر میں ایران کے حوالے کئے گئے تھے اور انہیں حکومت ایران نے مسترد کر دیا تھا۔





## اسلامی ملکوں کے درمیان ریلوے لائن

کوئٹہ ۶ فروری۔ سفارتی حلقوں کی اطلاع کے مطابق ۱۹۵۷ء تک تہران کو مشہد مقدس سے ریل کے ذریعہ ملا دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں تعمیری کام شروع کر دیا گیا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ بعد میں اس ریلوے لائن کو دوسرے اسلامی ممالک تک پھیلا دیا جائے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان اور دوسرے اسلامی ملکوں کے درمیان بذریعہ ریل آمد و رفت ممکن ہو جائے گی۔